غزل

تنویرکوثر

بڑی مشکل سے آئی تھی مری کشتی کنارے پر
مگر دشمن مرا بھی آ چکا تھا اس کنارے پر

نہیں ہوتی مجھے حیرت کسی دلکش پری وش پر
اگر ڈھڑکن تری بڑھتی کسی دلکش سراپے پر

ابھی تو کشمکش میں ہیں ترے اس فیصلے پر ہم
اگر رشتے سمجھ جاتے نہیں رہتے خسارے پر

کسی لیلا کی الفت میں یکایک مر مٹے ہیں وہ
بڑا ہی ظلم ہوگا اب نئے مجنوں بچارے پر

چلو تم اے اریبہ اب یہاں سے دور ہو جاؤ
سیاست چل رہی ہے اب یہاں اپنے پرائے پر

وہ کسی یاد میں یوں تڑپنے لگے
حالت یار پہ ہم بھی رونے لگے

زندگی جب مری شام میں ڈھل چکی
یار جو خاص تھے دور ہونے لگے

رہگزر سے وہی روشنی آ رہی
پھر اسی چاند کو یاد کرنے لگے

مدتوں بعد وہ سامنے آگئے
اک نظر دیکھ کر ہوش کھونے لگے

یوں لگا یاد انکی اب نہیں آئے گی
پھر اسی یاد میں آہ کرنے لگے

عشق میں چاہتیں اس قدر بڑھ گئیں
زندگی یار پہ ہم لٹانے لگے

پھر مری دھڑکنیں شور کرنے لگیں
پھر اسی یاد میں ہم بکھرنے لگے

☆☆☆